

وہ کیسے بیعت جہالت کے ہاتھ پے کرتا
نبیؐ و مولاً کی حکمت تھی اس کے آگ آگ میں

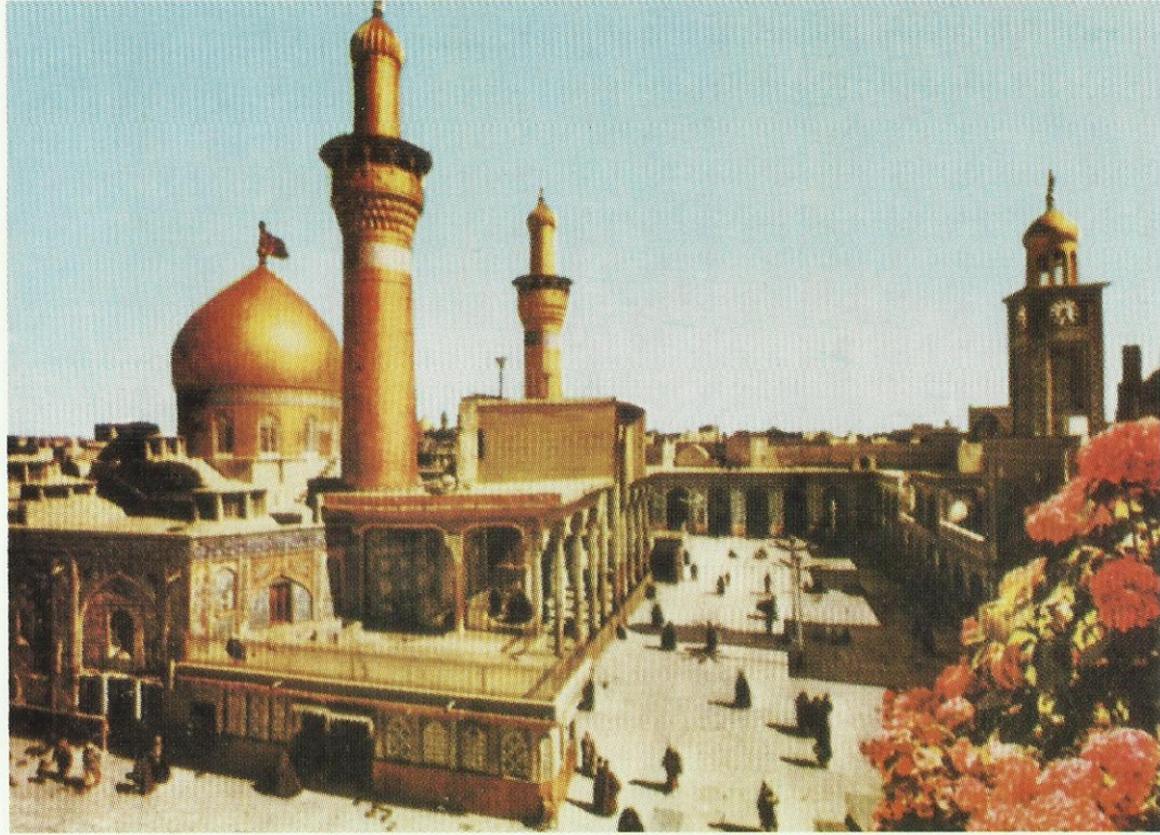
امام حسینؑ کا نفرنس

زیر انتظام

ڈپٹی کمشنر اٹک

منعقدہ ۸ اپریل ۱۹۹۹ء

جناب ہال ضلع کونسل اٹک میں پڑھا گیا



جب خیر و شر میں وقتِ تفریق ہو گئی
بے ساختہ حسینؑ کی تخلیق ہو گئی

شان و مقامِ حسینؑ

مقالہ

سید محمد ایوب بخاری

ایڈوکیٹ سپریم کورٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ الطیبین و اصحابہ اجمعین
ولنبلونکم بشیء من الخوف و الجوع و نقص من الاموال و الانفس و الثمرات
و بشر الصابین الذین اذا اصابتهم مصیبتاً قالو انا لله و انا الیہ راجعون

جناب صدر! محترم مہمان خصوصی! علمائے کرام، مشائخ عظام، معزز سامعین مجھے اس بات کا پوری طرح احساس ہے کہ آپ لوگوں کے علم و شوق اور خلوص کے سامنے میری گذارشات ایجتہدی یا اجنبی کی جسارت ہی شمار ہو گی

اگر میں آج کے اس باہرکت اجلاس میں شرکت کو عبادت کا درجہ نہ دیتا اور مجھے میزبانان گرامی کی دل شکنی کا خدشہ نہ ہوتا تو اتنے باخبر مجمع میں حاضری دینے سے بچ نکلنے کا بہانہ ضرور تلاش کرتا۔
جناب والا!

تاجدار! اہل اہل مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا اور سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہراء تحت دل مصطفیٰ کے ہاں ۳ شعبان سن ۴ ہجری کو رجب ملائک بچے کی ولادت ہوئی ۱۰ شعبان کو رسم عقیدت ادا فرما کر رحمت للعالمین نے اس کا نام حسین رکھا۔ آپ کا لقب سید الشہداء اور کنیت ابوعبد اللہ ہے۔

آپ بروز جمعہ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری، ۷۵ سال کی عمر میں سر زمین کربلا پر اپنے مقدس خون سے نقش الا اللہ رقم کرتے، انسانیت کی نجات کی سطر عنوان قلمبند کرتے تیزوں کے زخموں سے گھائل اور تیروں کی نوکوں پر سوار جسد اقدس کے ساتھ اپنی بیٹی سکینہ کی بیتاب نگاہوں اور ننھے ہاتھوں کے سایہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کرتے اور فرزت برب کعبہ! کا شعار پڑھتے تا قیامت قطع استبداد کرتے ہوئے معبود حقیقی سے جا ملے اور اسی لمحہ قیامت تک آیوالی نسلوں کیلئے قضا و قدر کی یہ صد امید ان کربلا میں سنائی دی۔

لا تقول لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احياءہم ولكن لا تشعرون

اس لہدی زندگی کے ساتھ ساتھ رئیس شباب اہل الجنة کا منصب پانے والا حسین! کتنا عظیم ہے۔ ایک دفعہ ہمارے استاذ محترم، دنیائے قانون کی نامور شخصیت سید محمد ظفر صاحب نے کہا تھا، حسین کربلا میں شہید نہ بھی ہوتا تو عظیم تھا، سچ ہے عظمتوں اور رفعتوں کا معیار اور حد آخر تو صرف حسین کے نانا سردار دو جمال کے حصہ میں آئی، جب خدا نے اپنے کلام ازلی اور لہدی میں محمد مصطفیٰ کو مخاطب ہو کر فرمایا:

ورفعنا لک ذکرك

اور یہ رفیع الذکر جب مدینہ پاک کی گلیوں میں اپنے دوش پر حسین کو سوار کر کے طعنہ زن کو کتا ہے شاید تو نے نہیں دیکھا اس حسین و جمیل سواری کا سوار کتنا دلربا ہے تو عظمتیں اور رفعتیں تو یہاں پر ہی تمام ہو جاتی ہیں اسکے بعد کونسی عظمت باقی رہ جاتی جسکی تمنا کوئی کرے۔

لیکن

حضرات! ایک عظمت ابھی اور بھی ہے جو حسین کی نظروں میں عظیم تر ہے اور حسین اسے اپنی جان، اپنے مال، اپنی حرمت، اپنی حیات، اپنی اولاد اور اپنے اقرباء سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہے اور وہ اسکے نانا کا دین ہے، وہ اسلام ہے! وہ قرآن ہے

وہ انسانیت کیلئے آزادی اور حریت کا الہامی پیغام ہے، وہ عدل اجتماعی کا خدائی نظام ہے وہ حاکم اور رعایا کا قانون کے سامنے یکساں جو لہدہ ہونے کا اصول ہے۔

وہ بیست الممال کو حکومتوں کے ہاتھوں میں بطور امانت دیکھنے کا ضابطہ ہے جو عمر کو دوسری چادر لینے پر مسئول ٹھہراتا ہے اور علی کو اسکے بے جا استعمال کے خوف سے لرزہ بر اندام کر دیتا ہے۔ وہ حوائی بیٹیوں کی عصمتوں کا محافظ طرز معاشرت ہے

اس نظام اور اس انقلاب کو افضل الانبیاء! الکی آل اور انکے صحابہؓ نے اپنے جان و مال کے نذرانہ پیش کر کے جاری و ساری کیا۔

اس نظام کی آمیزی میں خدمتہ الکھری، ابو طالبؓ اور بنو ہاشم کی ابتدائی قربانیاں، شعب ابی طالب کی صعوبتیں، غار ثور کے خطرات، بدر و حنین اور خندق و خیبر کے مراحل آتے ہیں جن میں صدیق عتیقؓ ثانی ائین کا خطاب پاتے ہیں اور علیؓ لافنی کے منصب پر فائز ہوتے اور عمرؓ اپنے کردار سے منصب نبوت اگر جاری ہوتا تو اس کے لئے موزوں ہونے کا لقب پاتے ہیں اور عثمانؓ رفیقی فی الجنة کا مصداق ٹھہرائے جاتے ہیں۔

اسی گلدستہ انسانیت کا نظارہ کرتے ہوئے خدائے لم یزل نے یہ فرمادیا۔

واشدأ علی الکفار ورحماً بینہم

جب اس عظیم بابرکت نظام کو درہم برہم کرنے کی جسارت کی گئی اور اسی نظام کے دشمن نے یزید کی شکل میں مادی قوت اور عسکری طاقت کا سہارا لیتے ہوئے حسینؓ سے جو نمائندہ رسالت و خلافت علیؓ منہاج النبوة کا محافظ اور ترجمان تھا بیعت طلب کی تو حسینؓ نے جواباً کہا ”لا“

اس شعار ”لا“ نے اسے میدان کرب و بلا میں اپنے وقت کی سب سے بڑی اور سب سے جابر حکومت کے سامنے لاکھڑا کر دیا

اور حسینؓ نے مٹھی بھر ساتھیوں کے ساتھ جان و مال، اولاد اور ثمرات کی تباہی کے خدشات کی پرواہ کئے بغیر ان رکاوٹوں کو بے پشت ڈالتے ہوئے اپنے عرفان کی قوت اور معرفت خداوندی کے بل بوتے پر اس لڑی دل لشکر سے ٹکری اور یوں وہ

حقا کہ بنا لے لالہ ہست حسینؓ

کا ثبوت فراہم کر گیا۔

حسینؓ اپنے عرفان کی قوت کے سہارے حق کے جھنڈے گاڑتا ہوا یہ ازلی ولدی پیغام چھوڑ گیا۔

موسیٰ و فرعون و شیبیر و یزید

ایں دو قوت از حیات آنددید

حضرات! آئیے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم خود احتسابی بھی کرتے چلیں کہ آیا ہم نے تحفظ اسلام اور عظمت قرآن اور سرفرازی ملت مسلمہ کیلئے اس صدی میں کیا کیا کارنامے سرانجام دیئے ہیں اور کس طرح اپنے عمل سے حسینؓ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

آپ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۲ء کے اخبارات اٹھا کر دیکھیں تو یہ دلسوز خبر پڑھنے کو ملے گی کہ بلغاریہ میں پانچ مسجدوں کو آگ لگا دی گئی اور سب سے بڑی مسجد جامعہ السوق جل کر راکھ ہو گئی۔ باقی مساجد سے ہلابی پرچم اتار کر وہاں صلیب کے نشان گاڑ دیئے گئے ہیں۔ سینکڑوں مسلمان خواتین عصمت دری کا شکار ہوئیں، جزاروں

بچے اور مردوزن قتل ہوئے اور لاکھوں مسلمان ہجرت پر مجبور ہوئے۔ اس ساری صدی میں یہی سلسلہ چلتا رہا، حتیٰ کہ اگست ۱۹۶۹ء میں مسجد اقصیٰ کو یہودیوں نے آگ لگا دی۔ ہندوستان میں باہری مسجد کو خنجر و بن سے اکھاڑ دیا گیا اور اسی صدی میں نصف کروڑ سے زائد مسلمان باہمی جنگ و جدال میں ہلاک ہوئے اور آج بھی کرہ ارض پر مسلمانوں کا خون اغیار اور خود ان کے اپنے ہاتھوں بہا جا رہا ہے۔ چچینیا، بوسینا، افغانستان، کشمیر اور کوسوو کے دلسوز واقعات ہمارے دیکھتے دیکھتے کہاں سے کہاں پہنچ گئے اور وہ ہاتھ جو مذہب کی بیخ کنی میں مصروف ہیں انہوں نے کس طرح مسلمانوں کی فتح کو طوائف الملوکی اور خانہ جنگی میں تبدیل کر دیا ہے، کشمیر میں نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ظلم و ستم اور خون مسلم کی ارزانی کا المیہ کتنا دردناک منظر ہے اور اب کوسوو اور البانیہ میں مسلمانوں پر مظالم اغیار کے بھی رونگٹے کھڑے کر دیتے ہیں کیا یہ واقعات ہمیں ہیدار کرنے کیلئے ناکافی ہیں۔

اور بقول ایک دانشور دشمن کا یہ حربہ کہ وہ ملت اسلامیہ میں فساد ڈال کر اس کی بربادی کا انتظام کرے ایٹم بم کے کئی ملک دھماکوں سے زیادہ مملکت ہے۔ یہ ساری ابتلاء ایک بہت بڑی عالمگیر سازش کا نتیجہ ہے جس کے پیش نظر، مغرب بزم خود انسان کو مذہب کے چنگل سے نکال کر سائنس کی سرپرستی میں لانا چاہتا ہے اور اس مقصد کے لئے وہ مختلف نفسیاتی اور مادی حربے استعمال کر کے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مذہب کا مطلوب صرف انسانیت کی ہلاکت ہے کیونکہ اہل مغرب سمجھتے ہیں کہ سائنسی شعبہ میں اپنی بے پناہ ترقی کی وجہ سے وہ لمبے عرصہ تک دنیا کو اپنے زیر نگین رکھ سکیں گے۔ اس ضمن میں دو کتابوں کے غیر محسوس اشارے فی الحال کافی سمجھے جائیں۔

1. Myth and Ritual

2. History of Mankind

اور چونکہ تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ انسانیت کو سب سے زیادہ قابل قبول مذہب اسلام ہے لہذا ان مقاصد کے حصول کے لئیہ لوگ مذاہب کو مذاہب کے خلاف اور خود مذاہب کے اندر تفرقہ بازی پیدا کر کے اُسے انسان کی نفرت کا مرکز بنانا چاہتے ہیں اور چونکہ اسلام [حُسنینیت] انسانیت کو لہدی نجات کا پیغام دیتا ہے اس لئے یہی مذہب ان شیطانی قوتوں کا سب سے بڑا نشانہ ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک موقع پر فرمایا تھا ”مام حُسنین کے غم میں جو آنسو بہائے گئے اگر ان کو اکٹھا کیا جائے تو بحر اوقیانوس شرما جائے“ اس کے ساتھ ہی انہوں نے سامعین سے یہ سوال بھی کیا تھا کہ ”یہ سب کچھ کر کے کیا ہم نے حُسنین کا حق ادا کر دیا ہے“ تو خود ہی ان کی طبیعت روشن ضمیر نے جواب دیا ”نہیں! نہیں کیونکہ جب ہم بھی زندہ ہیں اور ظلم بھی تو ہم کیسے حسینی ہو گئے؟“۔ لیکن آج تو معاملہ اس سے بھی زیادہ سنگین ہے کیونکہ ہم نے نہ اپنے دشمن کی شناخت کی نہ اسلام کے دشمنوں کو پہچانا۔ ہم اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور خود اپنے سے جواب طلب کریں کہ کہیں ہم خود اس سازش کا شکار تو نہیں جس کا تذکرہ ابھی ابھی کیا گیا ہے۔

آئیے ہم مثل حُسنین اپنی ہر پسند ناپسند کو پس پشت ڈال کر اسلام کی سر بلندی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے زوبہ عمل ہو جائیں۔

والسلام

میں نے یہ مقالہ، سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ،

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ،

اعلیٰ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ،

سید زین الدین رحمۃ اللہ علیہ (جو راقم کے جدِ امجد ہیں)،

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ،

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ،

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ،

ڈاکٹر علی شریعتی رحمۃ اللہ علیہ کے آثار سے کتاب فیض کر کے تحریر کیا ہے۔

سید محمد ایوب بخاری

Post Script میں نے یہ مقالہ پرسوں (۶ اپریل ۱۹۹۹ء) مکمل کر لیا تھا۔ اس کے بعد ۷

اپریل ۱۹۹۹ء کو کوسوو کے حوالے سے ایک حوصلہ افزاء خبر اخبارات میں چھپی ہے

جس میں بتلایا گیا ہے کہ آج مورخہ ۸ اپریل ۱۹۹۹ء کو جینیوا میں ہونے والی

O.I.C کی میٹنگ میں پاکستان یہ قرارداد پیش کرے گا کہ مسلم ممالک اپنی افواج کے

دستہ کوسوو میں مسلمانوں کی بحالی کے لئے روانہ کریں۔

اللہ کرے پاکستان اپنے موقف میں کامیاب ہو۔ آمین۔

سید محمد ایوب بخاری

